اسلام کا پیغام

پس افتادہ اقوام کے نام

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی طاب ثراہ

"اِلٰھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ" "تم سب کا خدا ایک ہے۔"

یہ تھی وہ آواز جس سے دنیا کی خاموش فضا بیک وقت گونج اٹھی اس وقت جب ہر طرف تفریق کا دور دورہ تھا۔

متحدہ انسانیت کے پرخچے اڑ گئے تھے اور مساوات باہمی کا شیرازہ اس طرح بکھرا تھا کہ اجتماع کا نام ونشان بھی باقی نہ تھا۔

تفریق کے اسباب

دنیا نے خداوندی مخلوق کے درمیان مادّی اسباب کے ماتحت مختلف حیثیتوں سے تفریق قائم کررکھی تھی۔

(۱) مال ودولت یعنی ہر دولت مند آدمی فقیر اور محتاج، مفلوک الحال انسان کو ذلت کی نظر سے دیکھتا تھا۔

(۲) حسب ونسب یعنی ہر اونچی ذات کا آدمی نیچ ذات کو حقیر سمجھتا تھا۔

(۳) رنگ یعنی گورے رنگ والے کالے رنگ کو پست سمجھتے تھے۔

اسلام نے دنیا میں آکر ان تمام تفریقوں کو مٹا دیا۔

مال و دولت

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآئُ۔ غنی بس ایک خدا کی ذات ہے اور سب فقیر ہیں۔ لہٰذا دولت مند اور فقیر کا تفرقہ باطل ہے۔

حسب ونسب

اِنَّمَا جَعَلْنَا کُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ۔ مختلف خاندان اور گھرانوں کی تقسیم تو فقط پہچان کے لئے ہے۔ مگر تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو اپنے فرائض کا سب سے زیادہ احساس رکھے۔

پیغمبر اسلامؐ نے ارشاد کیا: لَافَخْرَ لِلْقَرَشِیِّ عَلٰی غَیْرِ الْقَرَشِیِّ وَلَا لِلْعَرَبِیِّ عَلٰی غَیْرِ الْعَرَبِیِّ۔ کوئی فخر نہیں قرشی کو غیر قرشی پر اور عربی کو غیر عربی پر۔

رنگ

رسول اسلامؐ نے یہ بھی اعلان کردیا کہ بُعِثْتُ اِلَی الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ یہ رنگ کی تفریق کیسی، سرخ اور سیاہ سب میری امت میں داخل ہیں، اس لئے سب برابر ہیں۔

اسلام کے اصول اور مساوات کی تعلیم

صرف اسلام دنیا کا ایک وہ مذہب ہے جس کے اصول عقائد ہی ایسے مقرر کئے گئے ہیں کہ جن پر مساوات کی عمارت قائم ہوتی ہے۔

۱۔ **توحید**

خدا ایک ہے۔ یہ پہلا سنگ بنیاد ہے جس پر مساوات کا قصر بلند ہوتا ہے۔ غنی، فقیر، خاندانی، غیر خاندانی، گورے کالے، سرمایہ دار پیشہ وراس حیثیت سے سب برابر ہیں کہ وہ ایک خدا کے بندے ہیں۔ اور ایک خالق کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور اسی لئے اسلام نے اس چیز کو اپنے اصول دین میں سب سے پہلا درجہ عطا کیا۔

۲۔ **عدل**

دنیا میں مختلف طرح سے تفریق نظر آتی ہے کوئی راحت میں ہے اور کوئی تکلیف میں۔ کوئی دولت مند ہے اور کوئی فقیر ہے، کوئی طاقتور ہے اور کوئی کمزور۔

اسلام یہ کہتا ہے کہ یہ تفریقیں سب ظاہری اعتبار سے ہیں۔ کیونکہ خدا عادل ہے، وہ کسی کے ساتھ جانبداری نہیں کرتا اس نے اگر ایک کو راحت دی اور دوسرے کو تکلیف، تو جسے تکلیف دی اسے اس تکلیف کا کبھی نہ کبھی معاوضہ دے گا۔ اس لئے نتیجتاً وہ اس پہلے انسان سے مساوی قرار پائے گا۔

ایک کو دولت عطا کی اور ایک کو فقیر رکھا تو وہ دولت بھی آزمائش کی حیثیت سے ہے۔ اور یہ فقر وفلاکت بھی آزمائش کے لئے جس کا نتیجہ دونوں کو کامیابی اور ناکامیابی کی صورت میں ان کے اعمال کے مطابق ملے گا اس لئے نتیجتاً دونوں مساوی ہیں۔ اس طرح دنیا کی سخت ونرم خوشگوار وناخوشگوار حیثیتوں سے تفریق کی بناء پر ہرگز ایک شخص کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ دوسرے کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے اور اسے ذلیل سمجھے۔

۳۔ **نبوت**

یعنی خدا کا پیغام انسانوں کے نام انسانوں ہی میں سے ایک ایسی ہستی کے ہاتھ پر اُترتا ہے۔ جو عملی حیثیت سے بالکل کامل یعنی معصوم ہوتی ہے، جو اس کی تصدیق کرے وہ مسلم ہے اور جو نہ تسلیم کرے وہ کافر۔

جتنے لوگوں نے اس کے اوپر ایمان اختیار کیا ہے سب اس کی امت ہیں اور جتنے اسلام کے حقوق ہیں ان میں مساوی درجہ رکھتے ہیں۔

اس مساوات کو اس طرح ظاہر کیا کہ ''اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ'' ایمان لانے والے سب بھائی ہیں۔ ان میں کوئی تفریق ہرگز نہیں ہے۔

۴۔ **امامت**

پیغمبر کے انتقال کے بعد اس کا جانشین بھی وہی ہوتا ہے جو عملی حیثیت سے کامل واکمل یعنی معصوم ہونے کی بناء پر پیغمبر کی زبانی خدا کی طرف سے نامزد ہو۔

اس میں نہ سن وسال کی قید ہے نہ مال ودولت کی شرط اور نہ قہر وغلبہ کی ضرورت، اس کی اطاعت کرنے والے ایمانی حیثیت سے تمام مراتب میں شریک ہیں جن میں امتیاز صرف عمل کی بناء پر ہے اور کسی بناء پر نہیں۔

۵۔ **معاد**

یعنی ایک دن ہے جس میں ہر ایک کو اس کے کئے کا بدلا دیا جائے گا۔ حقیقتاً یہ وہ چیز ہے جس کا احساس دنیا کی مختلف طاقتوں میں توازن پیدا کرتا ہے۔ ایک طاقتور اپنے سے کمزور کو پامال کرتے ہوئے صرف اسی احساس کی بناء پر ڈرتا ہے کہ اس کی سزا ملنے کا اندیشہ ہے۔ ایک دولتمند اسی لئے فقیروں کی خبر گیری کرتا ہے کہ اس کو جزا کی امید ہے۔

پھر اس کے لئے صاف طور پر ایک کلّیہ پیش کر دیا کہ ''تَجزِیْ کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی'' ''ہر انسان کو اس کا بدلا دیا جائے گا جو اس نے سعی وکوشش کی ہے۔'' اور یہ کہ کوئی ایک

دوسرے کے گناہ کا بار نہیں اُٹھا سکتا۔

"لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی" "اور یہ کہ ذرہ بھر بھی عمل اس دنیا کا رائیگاں نہیں جاتا۔"

"مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ" "جو ایک ذرہ بھر اچھائی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔"

احکام مذہبی میں مساوات

عبادت گاہ

مسلمانوں کی سب سے بڑی عبادت گاہ خانہ کعبہ ہے جس کا حج تمام مسلمانوں پر واجب ولازم ہے۔ اور اس کے بعد درجہ مساجد کا ہے۔ جس میں تمام مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔

ان تمام عبادت گاہوں میں مذہبی حیثیت سے کسی قسم کی تفریق نہیں قرار دی گئی ہے ایک بادشاہ اولوالعزم اور ایک فقیر بےنوا دونوں ایک موقع پر یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

حج کے احکام میں یہ پہلو بہت نمایاں ہے۔ بڑے بڑے ریشمی قیمتی پوشاک پہننے والے وہاں مجبور ہیں کہ ایک تہ بند اور ایک چادر اوڑھیں اسی طرح احکام حج بجالائیں جس طرح ایک درویش بےسرمایہ فقیر۔

مسجدوں میں بھی اسی صورت سے مساوات قرار دی گئی۔ ان کے دروازے ہر مسلمان کے لئے یکساں صورت پر کھلے ہیں۔

نماز جماعت

جماعت کی نماز کے موقع پر یہ مساوات پورے طور پر نمایاں ہوتی ہے۔ وہاں شاہ وگدا ایک دوسرے کے پہلو میں ہوتے ہیں۔ اور یاد رہے کہ اگر ایک فقیر پہلی صف میں ہے اور امیر کسی دوسری صف میں تو اس امیر کا سر اس فقیر کے پیروں کے پاس ہوگا۔

شادی بیاہ

شادی کے لئے کفو ہونے کی ضرورت ہے تو اس کے لئے صاف اعلان کردیا "اَلْمُؤْمِنُ کُفُوُ الْمُؤْمِنِ" ہر مومن دوسرے مومن کا کفو ہے۔

اس طرح شادی کے لئے مسلمانوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں قرار دی گئی ہے اور ہر مسلمان مرد کی شادی ہر مسلمان عورت کے ساتھ جائز قرار دی گئی۔

اکل وشرب

مسلمانوں کے درمیان چھوا چھوت کو صرف اٹھایا ہی نہیں بلکہ اس کے خلاف پوری کوشش کی گئی۔ اور مختلف طرح سے ترغیب دلائی گئی کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ یگانگی کا برتاؤ کریں۔ یہاں تک کہا گیا کہ "سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ" ایک مسلمان کا اُلش (جھوٹا) دوسرے مسلمان کے لئے شفا کا باعث ہے۔ اس میں ہرگز کسی طرح کی تفریق نہیں قرار دی گئی ہے۔

پیغمبر اسلامؐ کی عملی تعلیم

نبی اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عملی تعلیم کے ذریعہ سے بھی ثابت کردیا کہ اسلام پست اقوام کو بلند بنانے کا علمبردار ہے اس کے لئے حسب ذیل مثالیں یادگار حیثیت رکھتی ہیں۔

۱۔ **سلمان فارسی علیہ السلام**

ملک عرب میں غیر عرب اچھوت کا درجہ رکھتے تھے۔ رسولؐ نے ایک غیر عرب انسان فارس کے باشندہ سلمانؓ کو اتنی عزت دی کہ دوسرے بڑے بڑے قوم وقبیلہ اور خاندانی

وجاہت رکھنے والے افراد کو رشک ہوتا تھا۔

رسولؐ نے مسلمان کی عزت بڑھانے کے لئے یہاں تک کہہ دیا کہ ''سلمان منّا اھل البیت'' ''سلمان ہم اہلبیت میں سے ہیں''

اور پیغمبرؐ کے چھٹے جانشین حضرت امام جعفر صادقؑ کے سامنے جب سلمانؓ کا نام آیا تو آپ نے فرمایا: ''سلمان فارسی'' نہ کہو بلکہ ''سلمان محمدی'' کہو۔

۲۔ بلال حبشی

ملک حبش کے رہنے والے، سیاہ رنگ کے انسان بلال کو پیغمبرؐ اسلام نے اپنی مسجد کے موذّن کا عہدہ دیا۔ تو زمانہ جاہلیت کی ذہنیت رکھنے والے بہت سے مسلمانوں کو بہت گراں گذرا اور کہا کہ یہ تو حروف بھی صاف ادا نہیں کرتے۔ شین کو سین کہتے ہیں۔ تو پیغمبرؐ اسلام نے ان لوگوں کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ ''کسین بلال شین عنداللّٰہ'' ''بلالؓ کا سین خدا کے نزدیک شین کا درجہ رکھتا ہے۔''

۳۔ شادی بیاہ کے متعلق عملی مثال

مقداد ابن اسود غیر قوم کے شخص تھے۔ مفلوک الحال اور پریشان تھے۔ مسلمانوں میں کوئی اپنی لڑکی دینے پر تیار نہیں ہوتا تھا۔ رسالت مآبؐ نے خود اپنی چچازاد بہن ضبیعہ بنت حارث بن عبدالمطلب کا عقد ان کے ساتھ پڑھ دیا اور اس کی عملی مثال ہمیشہ کے لئے قائم کر دی۔

زید بن حارثہ بھی غلام خرید کردہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ جن کے ساتھ حضرتؐ نے اپنی پھوپھی کی لڑکی زینب بنت جحش کا عقد پڑھا۔

پیشہ وری کا اعزاز

دنیا میں سرمایہ داری اور پیشہ وری کی بھی ایک تفریق قائم کر لی گئی اور پیشہ وروں کو ذلیل نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔

پیغمبرؐ اسلام نے خود تجارت کر کے نبوت کا سرنامہ تجارت سے قرار دیا اور دنیا میں پیشہ کی عزت کو قائم کیا۔ اور ان کے سب سے بڑے شاگرد اور پہلے جانشین، دنیائے اسلام کے سب سے بڑے پیشوا علیؑ ابن ابی طالبؑ نے باغوں میں آب کشی کی اور میثم تمار کی دوکان پر بیٹھ کر خرمے فروخت کئے۔

کفش دوزی

دنیا کی تاریخ میں یہ نظیر بے مثال ہے کہ رسولؐ کا چچازاد بھائی ان کا داماد، ان کا ولی عہد اور ان کا جانشین مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھا رسولؐ کی جوتی ہاتھ میں لئے سی رہا ہے۔

دنیا کو سبق دے دیا کہ انسان کی عزت پر اس طرح کام کرنے سے کوئی حرف نہیں آتا اور کسی کو صرف اس لئے ذلت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاسکتا کہ وہ کفش دوز ہے اور جوتیاں بناتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ علیؑ اس وقت بھی جب بادشاہ تسلیم کئے جا چکے تھے اور حجاز و عراق و ایران وغیرہ پر حکومت کر رہے تھے۔ تب بھی اپنی جوتی اپنے ہاتھ سے سیتے تھے۔ اور اسے کوئی اپنی ذلت کی بات نہ سمجھتے تھے۔

علی علیہ السلام اور قنبر

اسلامی مساوات دیکھنا ہو تو ذرا علیؑ کا طرز عمل اپنے غلام قنبر کے ساتھ دیکھو۔ بازار میں قنبر کے ساتھ جاتے ہیں۔ دو پیراہن خریدتے ہیں ایک سات درہم کا اور ایک پانچ درہم کا۔ سات درہم والا قنبر کو دیتے ہیں۔ پانچ درہم والا خود پہنتے ہیں۔

قنبر کہتے ہیں: مولا یہ قیمتی پیراہن آپ پہنئے۔

فرمایا: نہیں قنبر، تم کمسن ہو، وہ پیراہن تمہارے لئے اچھا ہے میں یہی پہن لوں گا جو پانچ درہم والا ہے۔

(بقیہ............صفحہ ۲۹ پر)

کے درمیان جو کچھ زندگی یا حقائق اور وقائع مشخص یا ممیز ہوسکے)۔ جوشہود کی کیفیت ہے، یا نقصِ محدودیت کی تلافی۔ لیکن جونسبتاً وسیع تر دورِ زندگی بتاتا ہے وہ محدود دورِ زندگی کا اندازہ اور تصور کرسکتا ہے۔ جوحضور کی خاصیت ہے یا حسنِ کمال پرمستزاد ''صفت لاہوتی''۔

یوں محدود اور نامحدود میں بس یہ ربط ونسبت یقین کی حد تک تسلیم کرلینے کی چیز ہے، کہ محدود ہمیشہ خوابیدہ، بے خبر اور خسارے میں ہے اور نامحدود بیدار، عالم آگاہ اور فائدے میں۔ محدود، نامحدود کو درک نہیں کرسکتا اور نامحدود، محدود کو درک کرسکتا ہے اور یہی درک وآگاہی شہود وحضور کے امکانات ہیں۔

یہیں سے جملہ مخلوقات کی نارسائی اور رب العالمین کے فیضان کی بے کرانی کے رمز کا ایک باب کھلتا ہے۔

اور اس عقیدے کی اساس سامنے آتی ہے کہ جو اللہ کا مقرر کردہ ''امام زمانہ'' ہو، جسے رب کریم وسیع تر دورِ زندگی بنانے کی توفیق اور استعداد مرحمت فرما کر ہدایت وامامت پر مامور کرے وہ ہزار پردہ ہائے غیب کے باوجود خلق کی بھلائی اور رہنمائی کرسکتا ہے۔ اور ہماری محدود زندگیوں کا مشاہدہ بھی رکھتا ہے۔ البتہ ہم اسے اپنے ''نقصِ محدودیّت'' کے سبب درک نہیں کرسکتے۔ الّا یہ کہ بیدار ہوجائیں، قوتِ علم پیدا کریں اور اپنے لمحاتِ زیست میں بے پناہ وقت کی اتھاہ پنہائی کو سمیٹیں۔

(۱۷رشعبان ۱۴۰۷ھ)

❀❀❀

بقیہ---------اسلام کا پیغام..............

حضرت فاطمہ اور فضہ

یہ بھی سنو کہ پیغمبرؐ اسلام کی اکلوتی بیٹی اور رہنمائے اسلام علیؑ بن ابی طالبؑ کی شریک زندگی فاطمہ زہراؑ اپنی لونڈی فضہ کے ساتھ کیا سلوک کرتی تھیں۔

تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ گھر بار کا کام ایک روز حضرت فاطمہؑ کیا کرتی تھیں اور ایک روز فضّہ۔

اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں ملنا غیر ممکن ہے۔

شہید کربلا اور فضّہ کنیز زہراؑ

سنو! سنو! مسلمانوں کی سب سے بڑی یادگار زندگی رکھنے والے عملی رہنما، پیغمبر کے نواسے، علیؑ وفاطمہؑ کے بیٹے، حسینؑ شہید کربلا نے کیا کیا؟

وہ جب رخصت آخری کے لئے درخیمہ پر آئے۔ سب بہنوں بیٹیوں اور تمام گھر میں رہنے والوں کو سلام رخصت کیا تو انھوں نے خصوصیت سے نام لے کر فضّہ کو بھی سلام کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ ''اَلسَّلام علیٰ فضّة جاریة امّی فاطمة الزّهرا۔''

مظلوم کربلا اور جون غلام ابوذر غفاری

ایک مثال اور بھی سن لو! جون حبشی غلام تھے۔ رنگ بھی سیاہ تھا اور غیر ملک کے رہنے والے تھے۔

کربلا میں حسینؑ کی نصرت میں اپنی جان نثار کی۔ حسینؑ جس طرح عزیزوں دوستوں کی لاش کے سرہانے خود گئے تھے۔ اسی طرح جون کی لاش پر بھی گئے۔ اور جون کا سر اپنے زانوں پر رکھا رخسارہ اپنا غلام کے رخسار پر رکھا اور ان کے لئے دعائے خیر کی۔

اسلام کی تاریخ اور حقیقی رہنمایان اسلام کی سیرت زندگی ایسی مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔

یاد رکھو کہ دنیا کا کوئی مذہب اپنے اصول اور عملی تعلیمات کے اعتبار سے اس طرح مساوات کی حمایت ثابت نہیں کرسکتا جس طرح اسلام۔ یقینا اسلام ہی ایک تنہا مذہب ہے جو پس افتادہ اقوام کو مساویانہ حقوق دینے کا صحیح علمبردار ہے اور ان کی ترقی وسربلندی کا ضامن ہے۔ (۲۸رصفر ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء) ❀❀❀